اور فتنے ، مثلاً غلو ، غضب ، پھر بے صبری ، عجب و استکبار ، مقصد سے بے تعلق مباحث، نیت میں خلل و فتور۔

اس کے بعد خارجی موانعات ، یعنی مختلف اطراف سے مخالفتوں کے حملے اور سامراج کی ریشہ دوانیاں ، خود اپنی حکومتوں کے معاندانہ رویے اور متعدد مزاحمتی اسباب۔

کتاب کی اہم ترین بحث جس میں اسلامی تحریکوں کی اندرونی غلطیوں ، کوتاہیوں اور منفی رجحانات کا ہمدردانہ جائزہ لیا گیا ہے۔ اس رخ پر سوچنے والے اور لکھنے والے کم ہی لوگ ہیں ، جو ہیں وہ ذہنی کشمکش اور اپنے عہدوں کے زیر اثر ایسا ٹھنڈا ، معتدل اور خیر خواہانہ مضمون مشکل سے لکھ سکیں گے۔

میں نے اپنا مقدمہ اسی باب سے متاثر ہو کر لکھا۔

۱۹۹۴ کی شائع شدہ کتابوں میں سے ایک اچھی کتاب ، جسے تمام مسلمانوں کو خصوصاً احیائے اسلام کا جذبہ رکھنے والوں کو ضرور پڑھنا چاہیے۔

(ن - ص)

نونہال دینیات : پیش کش بیت الحکمت۔ پتہ : بند مراد خان، پوسٹ آفس مدینۃ الحکمت ، کراچی ۷۴۷۰۰ ۔ ۵ حصوں کے مجموعی صفحات ۱۹۴۔ کاغذ دبیز سفید، طباعت خوشنما، ٹائیٹل قدیم طرز نقاشی کے ساتھ کئی رنگوں میں، دبیز آرٹ پیپر پر۔

یہ پہلی سے پانچویں جماعت تک دینیات کا نصابی سیٹ ہے۔ اس میں مجموعی طور پر بھی زبان بڑی آسان ہے۔ مگر درجات کے لحاظ سے بھی تدریجاً مضامین کی وسعت کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ زبان کی سطح بھی بلند ہوتی ہے۔ پہلے حصے میں اللہ ، اللہ کے رسول، ہمارا دین (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا تصور) ، ماں باپ، استاد کا ادب، سچائی، دیانت، نیک عادتیں (نظم)۔ نظمیں اور بھی ہیں، نیز رنگین تصویریں فوٹو آرٹ پیپر پر۔ کمال یہ کہ نہایت خوبصورت تصویریں مگر جانداروں کی نہیں۔

اسی طرح بقیہ حصوں میں ایک ایک درجے کے مطابق مضامین اور ہر مضمون کے خاتمے پر ایسے سوالات جو طلبہ کے حافظے کے لیے بھی معاون ہوں، اور ان کے حقیقی علم کا بھی اندازہ ہو کہ انہوں نے پڑھ کر کیا اخذ کیا۔

تمام حصوں کے آغاز میں حکیم محمد سعید صاحب کا پیش لفظ جس میں علی الخصوص یہ بتایا گیا ہے کہ اس سلسلہ "نونہال دینیات" کو سابق ریاست حیدر آباد دکن کے اسکولوں میں مروجہ نصاب کو سامنے رکھ کر مرتبین نے نئی شکل میں لکھا۔ حیدر آبادی کتبِ دینیات کی ترتیب و تدوین مولانا مناظر احسن گیلانی، پروفیسر عبدالباری ندوی، مولانا عبدالقدیر صدیقی، مولانا سید ہاشمی فرید آبادی جیسے بزرگوں کی زیرِ نگرانی ہوئی تھی۔

وہ نوٹ بھی بڑا اہم ہے جو "اساتذہ کے لیے" کے عنوان سے ان رسائل کے خاتمے پر لکھا گیا ہے۔ نیز یہ سفارش بھی کی گئی ہے کہ اساتذہ حسبِ ذیل کتابوں سے بھی استفادہ کریں: "اسلام کیا ہے؟" (محمد منظور نعمانی) "تعلیم الاسلام" (مفتی کفایت اللہ) "دین کی باتیں" (محمد عبدالحیؒ) "خطبات" (ابوالاعلیٰ مودودیؒ)۔ یہاں اگر مولانا مودودیؒ کے رسالہ دینیات کا بھی ذکر ہوجاتا تو اچھا تھا، کیونکہ وہ نصابی ضروریات کے مطابق لکھا گیا تھا۔ یہ بہرحال ایک اچھا نمونہ ہے جو حکیم محمد سعید، صاحب بیت الحکمتہ نے پیش کیا ہے۔

اسلامی نصابی کتبِ دینیات کی ان دنوں بڑی مانگ ہے۔ شائقین اس سیٹ کو بھی دیکھیں اور کم از کم مدارس کی لائبریریوں میں یہ پانچوں رسائل موجود ہونے چاہئیں۔

(ن - ص)

مولانا ابوالکلام آزاد — آثار و افکار: مولفہ محمود واجد ہاشمی۔ ناشر: ادارۂ تحقیقات افکار و تحریکات ملی، پاکستان ملنے کا پتہ: مکتبہ رشیدیہ، مراد سٹریٹ، پاکستان چوک، کراچی۔ دوسرا پتہ: مکتبہ شاہد، علی گڑھ کالونی، کراچی ۴۱، صفحات ۱۲۸، کتابت و طباعت متوسط۔ مجلد مع گرد پوش مزین بہ تصویر مولانا آزاد۔ قیمت ۳۵ روپے۔

محمود واجد ہاشمی مشہور افسانہ نگار ہیں۔ ایم اے ہیں۔ ان کے سفرِ تعلیم و سیاحت ذوق کی بڑی لمبی کہانی ہے۔

اس کتاب میں مولانا آزاد کے متعلق ایک قابلِ توجہ انٹرویو ہے جو محمود واجد صاحب نے محمد ابراہیم زکریا (عرف مسٹر صاحب) سے لیا۔ دوسرا اہم مضمون "مولانا ابوالکلام خطوط کے آئینے میں" کے عنوان سے ہے۔ اس مضمون کی تمہید بجائے خود بہت معلوماتی اور دلچسپ ہے۔ پہلا ہی خط ایک صاحب کی طرف سے دوسری شادی کرنے کے لیے استفسار اور استشارہ پر مشتمل ہے۔ بہت اچھا جواب دیا ہے۔ اس کا ایک جملہ ہے "صداقتِ حیات بجز قربانی کے اور کچھ نہیں، اگر ہم اپنی خواہشوں کو قربان نہیں کرسکتے تو پھر نہ دنیا میں محبت ہے، نہ سچائی اور نہ انسان"۔ پھر یہ